بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

حزب التحریر HIZB UT TAHRIR

منگل، 12 ذی الحج،1440ھ | 13/08/2019 | نمبر:1440/75

پریس ریلیز

باجوہ۔عمران حکومت 14 اگست کے دن کو کشمیر کے مسلمانوں کے ساتھ یومِ 'یکجہتی' کے طور پر منا رہی ہے جبکہ اس بزدل حکومت اور کشمیر کے بہادر مسلمانوں کی فطرت بالکل مختلف اور متضاد ہے

14 اگست کا دن جسے پاکستان کے مسلمان اس عظیم جدوجہد کی یاد کے طور پر مناتے ہیں جو انہوں نے اسلام کے سائے تلے اپنی زندگیاں گزارنے کے لیے کی تھی،اس سال ایسے موقع پر آرہا ہے جب کشمیر کے مسلمانوں پر ہندو ریاست کا جبر و تسلط مزید مضبوط ہو گیا ہے۔14 اگست کو قائم ہونے والی وہ ریاست جس سے پاکستان کے مسلمانوں کو امیدیں تھیں کہ وہ ہندوؤں کی بالادستی کے خلاف ڈھال ہو گی اور اسلام کی سربلندی کا نقطہ آغاز ثابت ہو گی،پاکستان کے غیرت سے عاری حکمرانوں نے اس ریاست کو ہندو جارحیت کے خلاف ریت کی دیوار بنا دیا ہے۔

آج ہندو بے دھڑک کشمیر اور دیگر بھارتی علاقوں میں مسلمانوں پر ظلم کر رہا ہے،کشمیر کے مسلمانوں کی جائز جدوجہد کو کچلنے کے لیے گولہ بارود کا استعمال کرتا ہے،کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی راہ ہموار کر رہا ہے جبکہ پاکستان کے حکمران محض علامتی اقدامات پر اکتفا کیے بیٹھے ہیں،ایسے اقدامات جن کی بھارت نے نہ ماضی میں کبھی پرواہ کی ہے اور نہ ہی اب وہ انہیں کسی خاطر میں لایا ہے۔چاہیے تو یہ تھا کہ پاکستان کے حکمران ہندو ریاست کے حالیہ اقدام کے جواب میں پاکستان کی بہادر افواج کے شیروں کو حرکت میں لاتے تاکہ وہ 14 اگست کو پاکستان کے مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہو کر کشمیر کو ہندو جبر سے نجات دلاتے اور فتح کا نعرہ بلند کرتے مگر اس کے برعکس باجوہ۔عمران حکومت نے محض علامتی طور پر اس دن کو کشمیری مسلمانوں کے ساتھ یوم "یکجہتی" کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔اگر پاکستان کے عوام اور پاکستان کی افواج کے افسران کا دباؤ نہ ہوتا تو شاید یہ حکومت ان علامتی اقدامات کی زحمت بھی نہ کرتی۔

باجوہ۔عمران حکومت کشمیری مسلمانوں کے ساتھ "یکجہتی" کی بات کر رہی ہے جبکہ یہ بات نہایت واضح ہے کہ کشمیری مسلمانوں اور باجوہ۔عمران حکومت کی "جہت" بالکل مختلف اور متضاد ہے۔کشمیر کے مسلمان معمولی اسلحہ رکھنے کے باوجود عزم و استقلال کے ساتھ بھاری اسلحے سے لیس بھارت کی پانچ لاکھ سے زائد فوج اور حکومتی مشنری کے سامنے سینہ سپر ہیں جبکہ باجوہ۔عمران حکومت نے جذبہ شہادت رکھنے والی اعلیٰ قابلیت کی حامل فوج پر کمانڈ رکھنے کے باوجود بھارتی تسلط کے سامنے عملاً ہتھیار ڈال دیے ہیں۔کشمیر کے مسلمان ہندو بالادستی کو چیلنج کرنے کے لیے بے خطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں جبکہ پاکستان کے حکمرانوں پر بزدل ہندو بنئے کا خوف طاری ہے،وہ ہندو جسے 27 فروری کو پاکستان کے فوجی افسران اس کی جارحیت کا مزہ چکھا چکے ہیں۔کشمیر کے مسلمان پاکستان کی افواج کو پکار رہے ہیں کہ وہ لائن آف کنٹرول کو بے معنی بناتے ہوئے آگے بڑھیں جبکہ پاکستان کے حکمرانوں نے اپنے فوجی جوانوں کو بیرکوں میں بند کر رکھا ہے اور کشمیری مسلمانوں کی مادی مدد سے صاف انکار کر دیا ہے،یوں ان حکمرانوں نے اپنے اقدامات سے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ہندو ریاست کے حالیہ اقدام بھارت کا اندرونی مسئلہ ہی ہیں۔

اے مسلمانانِ پاکستان! پاکستان کی موجودہ و سابقہ غیرت سے عاری قیادتیں جو مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنی بہادر افواج کو متحرک کرنے کے بجائے ادھر ادھر دیکھتی ہیں، کبھی بھی مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو ہندو ریاست کے ظلم و جبر سے نجات نہیں دلائیں گی۔کشمیر سلطان محمد فاتح اور صلاح الدین ایوبی جیسے لیڈر کے ذریعے آزاد ہو گا جنہوں نے بڑے دشمن اور پے در پے کوششوں کی ناکامی کے باوجود اللہ پر بھروسہ کیا،بھرپور تیاری کی اور بالآخر فتح حاصل کی۔کشمیر کا مسئلہ اس خلافت علیٰ منہاج نبوہ کے قیام سے ہی حل ہو گا جس کا خلیفہ نہ صرف پاکستان کی افواج کو کشمیر کے مسلمانوں کی مدد و نجات کے لیے حرکت میں لائے گا بلکہ اس مقصد کے لیے پوری امتِ مسلمہ کی افواج کو اکٹھا کرے گا۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ

"بے شک خلیفہ ڈھال کی مانند ہے جس کے پیچھے رہ کر امت لڑتی اور جس کے ذریعے تحفظ حاصل کرتی ہے" (مسلم)

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

حزب التحریر آفیشل ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrira.org
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج: http://www.hizb-ut-tahrir.info
ویب: www.hizb-pakistan.com
انسٹاگرام: https://instagram.com/HTmediaPAK01
ای میل: HTmediaPAK@gm
فیس بک: https://Facebook.com/HTmediaPAK01
ٹویٹر: http://Twitter.com/HTmediaPAK
پوڈکاسٹ: https://anchor.fm/HTmediaPAK
واٹس ایپ نمبر: +90-531-814-7385